باب : 1

ایک خطرناک طوفان

ساحل سمندرکےقریب ایک روشن قصبےمیں‌جدیدقسم کی کاریں ڈرائیوکرتے ہوئےفلمسٹاروں کےآباد ہونے سے بہت پہلے ایک نوجوان جوناتھن بے چارہ رہتا تھا ۔ اپنے والدین کے سوا کسی اور کے لیے اس میں کوئی خاص بات نہ تھی ۔ وہ اسے بھورے رنگ کے الجھے بالوں والے سرسےلےکربڑے بڑے پیروں تک خوب ہوشیار ، سچا اور پھرتیلاسمجھتے تھے۔وہ ایک چھوٹی سی کریانےکی دکان کرتے تھے۔ یہ دکان قصبے کی مین سٹریٹ میں واقع تھی جو ماہی گیر جہاز رانوں کا گڑھ تھا ۔ یہاں متعدد لوگ محنت مزدوری کرتے تھے جن میں سے کچھ اچھے تھے کچھ برے،اور بیشتر محض اوسط قسم کے ۔

جوناتھن کوجب اپنے گھریلوسٹورکےکام کاج سے فرصت ملتی تووہ اپنی بے ڈھنگی کشتی لے کر تنگ کھاڑی میں مہم جوئی کے لیے نکل کھڑا ہوتا ۔ دوسرے بہت سے لڑکوں کی طرح اپنے ابتدائی سال ایک ہی جگہ گزارتے جو ناتھن بھی زندگی سے اکتا گیا تھا اور یہاں رہنے والے لوگوں کو تخیل سےعاری سمجھتا تھا۔ وہ کھاڑی سے پرے اپنی مختصرمہمات میں کسی اجنبی جہاز یاسمندری اژدھے کو دیکھنے کا متمنی تھا۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ قزاقوں کے جہاز پر جا پہنچےاوراس کےعملےمیں‌شامل کرلیاجائے اور یوں سات سمندروں کی سیر پر روانہ ہو جائے۔ یا شاید روغن بھرے شکار کی تلاش میں سرگرداں کوئی وہیل کا شکاری جہاز اسے بھی شکا ر کی دعوت دے دے ، لیکن اس کے زیادہ تر بحری سفر اس وقت انجام کو پہنچ جاتے جب اس کا پیٹ بھوک سے سکڑنے لگتا یا اس کا گلا پیاس سے خشک ہو جاتا اوراس کے ذہن میں کھانے کے سوا کوئی اورخیال نہ رہ جاتا ۔

بہارکا ایک ایسا ہی حسین دن تھا جب ہوا دھوپ میں خشک ہونے والے کاغذ کے ٹکڑے کی طرح کراری تھی؛ اور سمندر اتنا بھلا لگ رہا تھا کہ جو ناتھن کو بحری سفر کے لیے اپنی چھوٹی سی کشتی میں نہ تو اپنا کھانا ساتھ باندھنے اورنہ ہی ماہی گیری کا سامان ساتھ لینےکا خیال رہا ۔ جب وہ لا ئیٹ ہاؤس کی چٹان سے ذرا آگے پہنچا تو اسےیوں‌محسوس ہواجیسے وہ کر گس کی طرح آزاد ہے اور ساحلی پہاڑوں‌پرمحوپروازان کا نظارہ کررہا ہے۔ اپنی پشت دوسری طرف

ہونے کے سبب جوناتھن اُفق پرجمع ہونے والے سیاہ طوفانی بادلوں کا ارادہ نہ بھانپ سکا ۔

جوناتھن نے ابھی حال ہی میں بندر گاہ کے دہانے سے پرے سفر کرنا شروع کیا تھا۔ مگر اس میں‌کا فی اعتماد پیدا ہو چکا تھا ۔ جب ہوا زیادہ زور پکڑنے لگی تب بھی وہ فکرمند نہ ہوا ۔ جب اسے احساس ہوا تو وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا ۔ جیسے جیسے طوفان شدت سے حملہ آور ہو رہا تھا اس کی کشتی ٹب میں تیرتے کاگ کی طرح لہروں میں چکراتی ادھر ادھر ڈول رہی تھی ۔ اپنی کشتی پر قابو پانے کی اس کی ہر کوشش نا کا م ہو گئی۔ طوفانی جھکڑوں کے خلاف سب کچھ بیکا ر تھا ۔ آخر کا روہ کشتی کے کناروں کو پکڑ کر اس کی تہہ میں درازہو گیا ۔ اسے امید تھی کہ وہ ڈوبےگا نہیں۔ دن اوررات ایک خو فنا ک گرداب میں غائب ہو چکے تھے۔

بالآخرجب طوفان تھماتواس کی کشتی تباہ ہوچکی تھی ، مستول ٹوٹ چکا تھا ، بادبان تارتارہوچکے تھےاوریہ دائیں طرف جھکی ہوئی تھی۔سمندرخاموش ہو چکا تھا مگر ایک گہری دھند چھائی ہوئی تھی جس نے اس کی کشتی کو بھی لپیٹ میں لیا ہواتھا اوروہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھا ۔ کئی دن ہو گئے تھے اس کا پانی ختم ہو چکا تھا اور اب بادبان کی دھجیوں سے ٹپکتے قطرے ہی تھے جن سے وہ اپنےہونٹوں کونمی پہنچا سکتاتھا۔اب دھندغائب ہو گئی تھی اورجوناتھن کے سامنے کسی جزیرے کےدھندلے خدوخال موجود تھے۔ جیسے جیسےوہ قریب ہوا،اسے غیر مانوس جگہوں سے ابھرتے ریتلے ساحل اور گہرے سبزے سے ڈھکی پہاڑیاں نظر آئیں ۔

لہریں‌اسے ایک اتھلی ترائی تک لے آئیں۔ اپنی کشتی کو چھوڑ کرجوناتھن بیتابی سےتیرتاکنارےتک پہنچا۔ جیسےہی اس کی نظربڑے بڑے گلابی امرودوں ، پکے ہوئےکیلوں‌اوردوسرے لذیذ پھلوں پر پڑی اس نے بے صبری سے پھلوں کو ہڑپ کرنا شروع کر دیا جو تنگ ریتلے ساحل سے پر ے مرطوب جنگل کی آب و ہوا میں خوب ترقی پر تھے۔ جب اس کی توانائی کچھ بحال ہوئی تو جوناتھن نے خود کو تنہا محسوس کیا لیکن وہ یہ سوچ کر خوش بھی تھا کہ وہ زندہ ہے۔ اصل میں وہ ایک ایسی مہم جوئی میں پھنس جانے پر پریشان تھا جس میں اس کے ارادے کا کوئی دخل نہ تھا ۔ جلد ہی وہ سفید ریتلے ساحل کے ساتھ ساتھ اس نئی اجنبی سر زمین کو جاننے کے سفرپر نکل کھڑا ہوا ۔